رہبر معظم کا نماز جمعہ کے دو خطبوں میں عوام سے اہم خطاب - 17 /Jan/ 2020

تہران میں مصلی امام خمینی (رہ) میں نماز جمعہ کے خطبے:

پہلا خطبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نتوکل علیہ و نصلّی و نسلّم علی حبیبہ و نجیبہ و خیرتہ فی خلقہ حافظ سرّہ و مبلّغ رسالاتہ بشیر نعمتہ و نذیر نقمتہ سیّدنا و نبیّنا ابی القاسم المصطفی محمّد و علی آلہ الاطیبین الاطھرین المنتجبین الہداۃ المھدیّین سیّما بقیّۃ اللہ فی الارضین و صلّی اللہ علی ائمّۃ المؤمنین و ھداۃ المستضعفین و حماۃ المؤمنین.

میں اپنے تمام عزیز بھائیوں ، بہنوں اور اپنے آپ کو تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں۔ اگر ہم اللہ کی مدد چاہتے ہیں تواس کی مدد تقوے سے حاصل ہوگي، الہی توفیقات چاہتے ہیں تو یہ تقوی سے حاصل ہوں گي، اگر ہم اپنے ذاتی اور سماجی مسائل و مشکلات کا حل چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی تقوی ضروری ہے ، ہم سب کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ تقوائے الہی کو اپنے کاموں کا معیار اور ملاک قرار دیں۔ نماز جمعہ میں جو بات اہم ہے وہ تقوی کی سفارش اور نصیحت ہے۔ میں خود، آپ سے زیادہ اس نصیحت کا محتاج ہوں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالی اس بات کی توفیق عطا کرے گا کہ ہم میں سے ہر کوئي اپنی ہمت اور استطاعت کے حساب سے خداوند متعال کا تقوی اختیار کرے گا۔

قرآن مجید کی سورۂ ابراہیم میں، دیگر آیات کی طرح ایک انتہائي معنی خیز اور اعلی مضمون پر مشتمل آیت ہے۔ آج میں اسی آیت اور اس کے بعد کی آیتوں کے ذیل میں کچھ باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ "و لقد ارسلنا موسی بآیاتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور و ذکرھم بایام اللہ." (1) آیت میں حضرت موسی کو سفارش اور نصیحت کی جارہی ہے، آیت میں حکم ہورہا ہے کہ ذکرھم بایام اللہ۔ اس کے معنی میں دو امکان پائے جاتے ہیں اور اس آیت سے ہمارا جو مقصود ہے، اس میں ان دونوں امکانات میں سے جو بھی ہوان کوئي فرق نہیں پڑتا۔ ایک امکان یہ ہے کہ انھیں اللہ کے دنوں یا ایام اللہ کی یاد دلاؤ اور دوسرا امکان یہ ہے کہ آیت کا مقصود یہ ہے کہ ایام اللہ کے وسیلے سے انھیں خدا کی، دین کی اور قیامت کی یاد دلاؤ۔ یہاں پر ایام اللہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے اولو العزم پیغمبر حضرت موسی علیہ السلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو ایام اللہ کی یاد دلائیں۔ اس کے بعد کہا گیا ہے۔ "انّ فی ذلک لایآت لکل صبّار شکور." (2) ایام اللہ، آیات ہیں، نشانیاں ہیں، راستے کا چراغ ہیں۔ کن لوگوں کے لیے؟ ان لوگوں کے لیے جن میں یہ دو صفتیں ہیں: جو صبّار یعنی بہت زیادہ صبر کرنے والے اور شکور یعنی اللہ تعالی کا بہت زیادہ شکر بجا لانے والے ہیں۔ صبّار کا مطلب ہے وہ شخص جو سر تا پا صبر و استقامت کا مظہر ہے، صبر و استقامت کا مجسمہ ہے، شکور کا مطلب ہے وہ شخص جو نعمت کو پہچانتا ہے اور شکر بجا لاتا ہے۔ اس شکر بجا لانے کے بارے میں بھی کچھ باتیں عرض کروں گا۔

اس کے بعد اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسی نے اس حکم کی تعمیل کیـ"و اذ قال موسی لقومہ

اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ انجاکم من آل فرعون." (3) انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو فرعون اور فرعون کے لوگوں کے چنگل سے نجات کی یاد دلائیـ یہ یاد دلایا کہ کس طرح اس نے تمھیں ظالم اور ستمگر طاقت سے بچایاـ یہ ایام اللہ میں سے ہےـ ایام اللہ کا ایک نمونہ یہ ہے ؛ اذ انجاکم من آل فرعونـ جب اللہ نے تمھیں آل فرعون سے نجات دی اور بچایا ؛ تو یہ دن، ایام اللہ میں سے ایک ہو گیا، جب سماج ، انسان اور اقوام کو ظالم و جابرطاقتوں سے نجات حاصل ہوتی ہےـ اس کے آگے کی آیت میں پروردگار عالم کا عمومی خطاب ہے، خداوند عالم کی آواز ہے: و اذ تاذّن ربکم، تاذّن یعنی خداوند عالم بلند آواز سے سبھی سے یہ کہہ رہا ہے کہ "لئن شکرتم لازیدنّکم"، اگر تم شکر ادا کروگے، تو ہم نے تمھیں جو نعمت عطا کی ہے، اس میں روز بروز اضافہ کریں گے، اسے بڑھائیں گے ؛ "و لئن کفرتم ان عذابی لشدید." (4) لیکن اگر تم کفر اور انکار اور شکر نہیں کروگے اور شکر کی ذمہ داری ادا نہیں کرو گے تو پھر تمھیں اللہ کے شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑےگا ، بے شمار مشکلات ہیں جو تمھارے سامنے آئیں گیـ اس کے بعد اگلی آیت میں ان تمام باتوں کا ایک مجموعی نتیجہ نکال کر کہا گیا ہے: "و قال موسی ان تکفروا انتم و من فی الارض جمیعا فان اللہ لغنی حمید." (5) یہ جو ہم کہتے ہیں کہ شکر بجا لائیے، یہ جو کہتے ہیں کہ خدا کی نعمتوں پر توجہ دیجیئے، خدا کی نعمت کو فراموش نہ کیجیے، یہ خود آپ کے لیے ہے ورنہ خداوند متعال تو غنی اور بے نیاز ہےـ

ان آیات کی روشنی میں ایام اللہ کی بہت اہمیت ہےـ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ میں ایام اللہ کے بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں، کن لوگوں کے لیے؟ ان لوگوں کے لیے جو صبّار اور شکور ہیںـ صبار ہیں یعنی پوری طرح سے صبر و استقامت کا مظہر ہیںـ معمولی سی بات پر میدان سے خارج نہیں ہوتے، استقامت اور پائداری کا مظاہرہ کرتے ہیںـ شکور ہیں، یعنی اول تو وہ نعمت کو پہچانتے ہیں، اور نعمت کے ظاہری و باطنی پہلوؤں کو دیکھتے ہیں ؛ دوسرے یہ کہ نعمت کی قدر کرتے ہیںـ یعنی اس نعمت کی قدر کو، اس کے وزن کو اور اس کی قدر و قیمت کو سمجھتے ہیں ؛ تیسرے یہ کہ اس کی بنیاد پر ذمہ داری محسوس کرتے ہیں، خداوند عالم نے انھیں جو نعمت دی ہے اس کی بنیاد پر انھیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے ؛ وہ قوم اور وہ سماج جس کے پاس صبر نہیں ہے، جو غیر ذمہ دار ہےـ یہ آیتیں، سورۂ ابراہیم کی ہیں جو مکی سورہ ہے، یعنی یہ آیتیں اس وقت نازل ہوئي ہیں جب مسلمان، کفر کے محاذ کے مقابلے میں اپنی جد و جہد اور استقامت و مزاحمت کے عروج پر تھےـ اس وقت نازل ہونے والی ان آیتوں میں مسلمانوں کو خوشخبری اوربشارت دی گئي ہے، لوگوں سے کہا گیا ہے کہ جان لو کہ خداوند متعال کے ایام اللہ ہیں، وہ ان ایام اللہ کو تمھیں عطا کرے گا لیکن تمھیں ایام اللہ کا شکر ادا کرنا ہوگاـ اگر تم نے صحیح طور پر شکر اداکیا تو اللہ تعالی نے تمھیں جو کچھ دیا ہے، مستقبل میں اس سے کہیں زیادہ کامیابیاں تمھیں عطا کرے گاـ اس آیت شریفہ میں یہ جو چند نکات ہیں، وہی پہلے خطبے میں ہماری آج کی گفتگو کا موضوع ہیںـ

گذشتہ دو ہفتے بڑے غیر معمولی اور حوادث سے بھرے ہوئے تھےـ ان دو ہفتوں میں ایرانی قوم کے لیے تلخ و شیریں واقعات اور سبق آموز واقعات رونما ہوئے ہیںـ یوم اللہ کا کیا مطلب ہے؟ یعنی وہ دن جب انسان، حوادث اور واقعات میں اللہ کے دست قدرت کا مشاہدہ کرے، جس دن کروڑوں لوگ ایران میں اور لاکھوں لوگ عراق اور بعض دیگر ممالک میں سپاہ پاسداران کی قدس فورس کے کمانڈر کی شہادت کے احترام میں سڑکوں پر نکلے اور انھوں نے دنیا کی سب سے بڑی الوداعی تقریب تشکیل دی، تو یہ ایام اللہ میں سے ایک ہےـ جو کچھ رونما ہوا، اس کے پیچھے اللہ تعالی کے دست قدرت کے علاوہ کوئي نہیں ہو سکتاـ اور جس دن سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے میزائلوں نے امریکی فوجی اڈے کو تباہ کیا، وہ دن بھی ایام اللہ میں شامل ہےـ ہم نے انہی گزشتہ کچھ دنوں

میں اپنی آنکھوں کے سامنے ایام اللہ میں شامل ان دو دنوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ یہ تاریخ کے اہم مراحل کے دن ہیں، یہ تاریخ ساز دن ہیں، یہ عام دن نہیں ہیں۔ یہ کہ ایک قوم میں یہ روحانی طاقت ہے کہ وہ دنیا کی ایک مغرور اور جابر طاقت کو اس طرح طمانچہ اور تھپڑ رسید کر سکتی ہے، تو اس سے اللہ کے دست قدرت کا مشاہدہ ہوتا ہے، لہذا یہ دن اللہ کا دن ہے۔ دن ختم ہو جاتے ہیں لیکن ان دنوں کے اثرات، قوموں کی زندگیوں میں باقی رہتے ہیں، یہ دن قوموں کے جذبوں میں، قوموں کی روش میں، قوموں کی راہ میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں، یہ دن باقی رہتے ہیں اور بعض تو دائمی ہو جاتے ہیں۔

ہماری نظر میں ایرانی سماج و معاشرہ ایک صبّار اور شکور معاشرہ ہے۔ ہماری قوم، استقامت اور پائداری والی قوم ہے ، ہماری قوم شکر گزار قوم ہے۔ ان برسوں میں ایرانی قوم لگاتار الطاف الہی کی شکر گزار رہی ہے۔ ہماری صبار اور شکور قوم کو ان آیتوں سے سبق لینا چاہیے۔ ہم نے کہا کہ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس چیز کے مادی اور معنوی پہلوؤں کی شناخت کریں۔ میں پوچھتا ہوں کہ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے اکتالیس برس بعد کون سی طاقت تھی جو اس بے نظیر اور بے مثال مجمع کو میدان میں لے آئي؟ یہ اشک، یہ محبت ، یہ عشق اوریہ جذبہ کس نے پیدا کیا؟ جو لوگ ان واقعات میں دست خدا نہیں دیکھ سکتے اور ان مسائل میں صرف مادی تجزیہ کرتے ہیں، وہ پیچھے رہ جائیں گے۔ دست خدا کو دیکھنا چاہیے۔ اس واقعہ کا معنوی اور انتہائي اہم پہلو یہی ہے کہ خداوند عالم یہ کام کر رہا ہے۔ جب خداوند متعال، قوم میں اس طرح کی کوئي حرکت اور تحریک پیدا کرتا ہے تو انسان کو محسوس کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی اس قوم کو کامیاب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی کا ارادہ یہ ہے کہ یہ قوم، اسی راستے پر آگے کی سمت گامزن رہے تاکہ کامیاب ہو جائے۔ اس سے اس قوم کے جذبات اور باطن کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ عشق، یہ وفاداری، یہ استقامت اور قوم کا امام خمینی (رہ) کے ساتھ عظیم عہد ہے جس کی وجہ سے لوگوں نے میدان میں اپنی موجودگی کے ذریعہ ثابت کردیا کہ وہ امام خمینی (رہ) کے ساتھ کئے گئے عہد پر باقی ہیں اور باقی رہیں گے۔ اتنی عظیم بیعت اور عظیم عہد اور وہ بھی امام خمینی (رہ) کی وفات کے تیس سے زائد سال بعد لوگوں نے ان سے بیعت کی، امام خمینی (رہ) اس طرح زندہ ہیں۔ صیہونی اور سامراجی نیٹ ورک نے ہمارے اس ہر دلعزیزکمانڈرکو دہشت گرد قراردینے کی تمام تبلیغاتی کوششوں کے باوجود وہ اپنے منصوبے میں ناکام رہیں اس واقعہ سے کچھ دن پہلے اور بعد میں صیہونی نییٹ ورک نے بڑی کوشش کی کہ ہمارے اس عزیز اور عظیم کمانڈر پر دہشت گردی کا الزام عائد کرے، خود امریکی صدر نے کہا، ان کے وزیر خارجہ نے کہا، پوری دنیا میں صیہونی ذرائع ابلاغ نے بار بار دہرایا، "دہشتگرد، دہشتگرد"، لیکن اللہ تعالی نے اس واقعہ اور اس حادثہ کو ان کی خواہش کے بالکل برعکس کردیا؟ صرف یہاں ایران میں ہی نہیں، دنیا کے مختلف ملکوں کے لوگوں نے اس عظیم شہید کی روح پر درود و سلام بھیجا اور امریکہ اور صیہونیوں کے پرچم کو نذر آتش کیا۔ کیا اللہ تعالی کے دست قدرت کو واضح طور پر نہیں دیکھا جا سکتا؟ کیا اس سے "لا تحزن ان اللہ معنا" (6) کا واضح طور پر پتہ نہیں چلتا جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے انتہائي مشکل اور سختی کے عالم میں، غار ثور میں تنہائي اور بے کسی کے عالم میں اپنے ساتھی سے کہا: "لا تحزن ان اللہ معنا" اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ کیا قوم بنی اسرائیل سے جو بہت ڈری ہوئي تھی اور کہہ رہی تھی کہ "انا لمدرکون" (7) ابھی فرعون کے سپاہی آکر ہمارا محاصرہ کر لیں گے اور ہمیں پوری طرح سے تباہ کر دیں گے، اس کے جواب میں حضرت موسی علیہ السلام کے اس قول کو انسان نہیں دیکھ سکتا کہ "کلا ان معی ربی سیھدین" (8) کیا انسان یہاں "ان معی ربی" کو نہیں دیکھ سکتا؟ کیا ایرانی قوم یہ محسوس نہیں کر سکتی کہ "ان اللہ معنا"، خدا ہمارے ساتھ ہے؟ خداوند عالم نے اپنے قوی اور طاقتور ہاتھ کو اس ملک میں، اس معاشرے اور اس قوم میں فعال کر دیا ہے۔ خود اس عظیم شہادت نے بھی، یہ بات تو جلوس جنازہ سے متعلق تھی لیکن

خود یہ شہادت بھی اللہ کی طاقت کا مظہر ہے، امریکی حکومت کی عالمی سطح پر رسوائي، ذلت ، توہین اور دہشت گردی نمایاں ہوگئیـ ان لوگوں نے اس شخص کوبزدلانہ اور دہشت گردانہ حملے میں قتل کیا، جو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا سب سے مشہور اور سب سے طاقتور کمانڈر تھا، شہید سلیمانی حقیقی معنی میں اس خطے میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے سب سے مضبوط کمانڈر تھے اور اسی حیثیت سے پہچانے بھی جاتے تھے، کونسا دوسرا کمانڈر تھا جس میں اتنی طاقت تھی کہ وہ، وہ کام کرے جو انھوں نے انجام دیئے؟ ایک علاقہ جو دشمن کے تین سو ساٹھ ڈگری کے محاصرے میں ہے، شہید سلیمانی اس علاقے میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچتے ہیں، اس علاقے میں اچھے نوجوان دشمن کے مکمل محاصرے میں ہیں جو اکیلے ہیں، ان کا کوئي کمانڈر نہیں ہے، ان کی نظریں جنرل قاسم سلیمانی پر پڑتی ہیں اور ان میں نئي جان پڑ جاتی ہے، جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، جو و ولولہ پیدا ہو جاتا ہے وہ محاصرہ توڑ دیتے ہیں اور دشمن کو بھاگنے اور فرار ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں، یہ کام کون کر سکتا ہے؟ ان لوگوں نے پورے خطے میں دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنے والے کمانڈر، سب سے مضبوط اور سب سے مشہور کمانڈر کو قتل کر دیا۔ انھوں نے میدان میں اور آمنے سامنے ان کا مقابلہ نہیں کیا، امریکی حکومت نے پیچھے سے اور بزدلی کے ساتھ انھیں قتل کیا، ان لوگوں نے خود اعتراف بھی کیا کہ یہ کام امریکہ کی ذلت کا باعث بن گیا۔ اس خطے میں اس حادثے سے پہلے تک اس طرح کے کام صیہونی حکومت انجام دیتی تھی کہ صہیونی حکومت لوگوں کو حملہ کرکے قتل کرتی تھی، اس نے حماس کے رہنما کو قتل کیا اور کہا کہ ہم نے قتل کیا ہے، جہاد اسلامی کے رہنما کو قتل کیا اور کہا کہ ہم نے قتل کیا ہے، صیہونی قتل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے کیا ہے ؛ امریکیوں نے بہت زیادہ قتل کیے ہیں، عراق میں، افغانستان اور دوسری جگہوں پر، وہ جتنے قتل کر سکتے تھے انھوں نے کیے ہیں لیکن وہ اعتراف نہیں کرتے تھے کہ ہم نے قتل کیا ہے ؛ اس بار انھوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے قتل کیا ہے، اس بار امریکی صدر نے اپنی زبان سے اعتراف کیا، خداوند عالم ان لوگوں کو تباہ کرے جو خود بھی اعتراف کرتے ہیں، امریکیوں نے اعتراف کیا کہ ہم دہشت گرد ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم نے قتل کیا ہے، اس سے بڑی ذلت اور رسوائی کیا ہو سکتی ہے؟ سپاہ پاسداران کا دنداں شکن جواب بھی قابل غور ہےـ شہید عزیز کی عظیم شہادت اور ان کی تشییع جنازہ کا یوم اللہ قرار پانا، معاملے کا ایک پہلو ہے، سپاہ کا طاقتور ردعمل، معاملے کا دوسرا پہلو ہے، یہ بھی قابل غور ہے، یہ امریکہ پر ایک ضرب تھیـ البتہ فوجی ضرب تھی، مؤثر فوجی ضرب تھی لیکن فوجی ضرب سے بھی زیادہ اہم اور اعلی، اس کی حیثیت پر لگنے والی چوٹ تھی، امریکہ کی سپر پاور کی ہیبت پر لگنے والی چوٹ تھیـ امریکہ برسوں سے شام میں، عراق میں، لبنان میں اور افغانستان میں چوٹ کھا رہا ہے، مزحمت کے مضبوط ہاتھوں سے چوٹ کھا رہا ہے لیکن یہ چوٹ ان سب سے اوپر تھیـ یہ اس کی حیثیت پر چوٹ تھی، امریکہ کی ہیبت اور اس کے رعب و دبدبہ پر چوٹ تھی، اس چوٹ کا کسی بھی دوسری چیز سے موازنہ نہیں کیا جا سکتاـ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اقتصادی پابندی لگا دی ہے، پابندیوں میں اضافہ کر رہے ہیں لیکن اس سے امریکہ کی کھوئي ہوئي عزت واپس آنے والی نہیں ہےـ اس مقتدرانہ اور دلیرانہ جواب کی ایسی خصوصیت تھیـ یہ بھی الہی مدد کا ایک جلوہ ہے جو مخلصانہ جہاد کا صلہ ہےـ

میرے عزیز اور نمازی بھائیو اور بہنو! اخلاص میں بہت بڑی برکت ہےـ جہاں بھی اخلاص ہوگا، اللہ تعالی اپنے مخلص بندوں کے اخلاص میں برکت عطا کرے گا، کام میں برکت ہوگي، وہ کام فروغ پائے گا، وہ ایسا کام ہو جائے گا جس کا اثر سب تک پہنچے گا، اس کی برکتیں لوگوں کے درمیان باقی رہیں گیـ اُس اخلاص کا نتیجہ، لوگوں کا یہ والہانہ عشق، یہ وفاداری، یہ آہ و گریہ، یہ عوام کی موجودگي اور لوگوں کے انقلابی جذبات میں تازگي اور نئی لہر ہےـ لیکن ہم ان واقعات کو کیلنڈر میں یاد رکھیں، ان کی قدر و قیمت طے کریں، ان کی قدر کریں اور یہ دیکھیں کہ ان کی حیثیت اور ان کی قیمت کیا ہے، یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم شہید عزیز قاسم

سلیمانی اور شہید عزیز ابو مہدی کو ایک فرد کی حیثیت سے نہ دیکھیں بلکہ انھیں ایک مکتب فکر کی حیثیت سے دیکھیں۔ ہم اپنے عزیز اور شہید کمانڈر کو ایک مکتب فکر، ایک راستہ اور ایک سبق آموز مدرسے کی نظر سے دیکھیں، اگر اس نظر سے دیکھیں گے تب اس معاملے کی اہمیت واضح ہوگي، اس واقعہ کی قدر و قیمت اجاگر ہوگیـ ہم سپاہ قدس کو صرف ایک دفتری ادارے کی حیثیت سے نہ دیکھیں بلکہ اسے ایک انسانی اور عظیم و واضح کردار کے حامل ادارے کی حیثیت سے دیکھیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس عوامی اجتماع، اس عوامی خراج عقیدت اور خراج تحسین کے کچھ اور ہی معنی ہوں گے۔ البتہ فوج، سپاہ اور رضاکار فورس سمیت ہماری مسلح افواج کے تمام افراد کی فکری بنیاد، الہی اہداف پر مبنی ہے اور اس میں کوئي شک نہیں ہے۔ آج ہمارے ملک کی صورتحال یہ ہے۔ ہماری مسلح افراد کے تمام فوجیوں کی فکری بنیاد یہی الہی اور بلند اہداف ہیں۔ سپاہ قدس ایک ایسی فورس ہے جو کشادہ دلی کے ساتھ ہر کسی کو اور ہر جگہ کو دیکھتی ہے۔ یہ بغیر سرحد کے مجاہد ہیں، بغیر سرحد کے مجاہد۔ یہ وہ مجاہد ہیں جو ہر اس جگہ پہنچ جاتے ہیں، جہاں ضرورت ہوتی ہے ؛ یہ مستضعف لوگوں کی عزت کی حفاظت کرتے ہیں، اپنے آپ کو مقدسات کی حفاظت میں نثار کر دیتے ہیں۔ سپاہ قدس کو اس نظر سے دیکھنا چاہیے۔ یہی لوگ ہیں، جو اپنی جان کی بازی لگا کر، اپنی پوری توانائي کے ساتھ دوسری اقوام اور خطے کے اطراف کے کمزور لوگوں کی مدد کے لیے جاتے ہیں، یہی لوگ جنگ، دہشت گردانہ حملوں اور تخریب کاری کے سائے کو ہمارے ملک سے بھی دور کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے ملک کی سلامتی کا ایک اہم حصہ، انھی مومن نوجوانوں کے کام کا نتیجہ ہے جنھوں نے برسوں تک ہمارے عزیز اور شہید کمانڈر کی سرپرستی میں کام کیا ہے، سلامتی یہی لوگ لائے ہیں، ملک کے لیے سلامتی بھی یہی لاتے ہیں۔ ہاں، یہ فلسطین، غزہ اور دیگر خطوں میں جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے، جاتے ہیں لیکن ہمارے اپنے ملک کے لیے بھی سلامتی کا باعث بنتے ہیں۔ وہ دشمن، جسے امریکہ نے لیس کر رکھا ہے، وہ صرف عراق اور شام کے لیے نہیں بلکہ آخر میں ایران کے لیے، پیارے ایران کے لیے بھی خطرہ ہے، ان لوگوں نے داعش کو تشکیل دیا، صرف اس لیے نہیں کہ وہ عراق پر مسلط ہو جائے بلکہ اصل اور حتمی ہدف ایران تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ اس راستے سے ہماری سلامتی کو، ہماری سرحدوں کو، ہمارے شہروں کو اور ہمارے گھروں کو بدامنی اور کشیدگی میں مبتلا کر دیں۔ انھیں، انھی مومن اور عزیز نوجوانوں کی مدد سے روکا گیا جنھوں نے وہاں پہنچ کربڑی کوشش دہشت گردی کا خاتمہ کیا ۔

کچھ فریب خوردہ افراد نے ایک موقع پر نعرے لگائے تھے: "نہ غزہ نہ لبنان (جانم فدائے ایران)" وہ ایران پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تو ہرگز آمادہ نہیں ہوئے بلکہ وہ ملک کے لئے اپنی آسائش اور اپنے مفادات بھی قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ ایران پر جن افراد نے اپنی جانیں قربان کیں وہ بھی یہی شہید سلیمانی جیسے افراد ہی ہیں۔ جب ملک کے دفاع کا وقت تھا تو یہی لوگ اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں اترے اور ملک کی حفاظت کی، ایران کا دفاع کیا۔ انھیں افراد کو یہ دعوی کرنے کا حق ہے کہ وہ ملک کی سلامتی کا دفاع کرتے ہیں۔ ان افراد کا جذبہ قربانی اور اخلاص ہر مرحلے اور ہر مقام پر کارساز ثابت ہوا ہے۔ اس زاویہ نگاہ سے ہم ایرانی قوم کا، ایرانی قوم کے معنوی حقائق اور باطنی حقیقت کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ جو لوگ سڑکوں پر نکلے۔ دسیوں لاکھ کی تعداد میں تہران میں، قم میں، کرمان میں، خوزستان میں اور دیگر شہروں میں سڑکوں پر آئے، ان عزیزوں کی تشییع جنازہ کا حصہ بنے اور جن لوگوں نے دور سے دیکھا اور آنسو بہائے اور جن لوگوں نے مختلف شہروں میں دور سے ان کے لئے عزاداری کیـ واقعی اس عظیم عمل میں کئي ملین کی تعداد میں ہمارے عوام نے شرکت کیـ اس عمل کی حقیقت کو اور اس کے باطن کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ ایسے امور میں سارے عوام خواہ وہ کسی بھی دھڑے، کسی بھی پارٹی، کسی بھی گروہ، کسی بھی قومیت، کسی بھی جغرافیائی خطے سے تعلق رکھتے ہوں یکساں ہیں، سب انقلاب کے طرفدار ہیں، اسلام کی حکمرانی کے حامی ہیں، ظلم کے مقابلے

میں استقامت کے طرفدار ہیں، استکباری اور سامراجی حکومتوں کے مطالبات کو ٹھکرا دینے کے حامی ہیں۔

ایرانی قوم نے ثابت کر دیا کہ شجاعانہ جدوجہد کے محاذ کی حامی ہے۔ ایرانی قوم نے ثابت کر دیا ہے کہ مزاحمت و استقامت کی علامت و مظہر قرار پانے والوں سے گہری محبت کرتی ہے۔ ایرانی قوم نے ثابت کر دیا ہے کہ استقامت کی حامی ہے، ہتھیار ڈال دینے کی قائل نہیں ہے۔ جو لوگ ہماری عظیم قوم کے بارے میں عوام کو، بیرونی رائے عامہ کو یا ملک کے اندر رائے عامہ کو کوئی اور تصویر دکھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ صداقت و سچائی سے کام نہیں کرتے۔ قوم یہ ہے، ملت استقامت کی طرفدار ہے، استقامت کی حامی ہے، دشمنوں کے جابرانہ رویہ کے مقابلے میں مزاحمت کی طرفدار ہے۔ یہ امریکی حکام بڑی بے غیرتی سے جھوٹ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ایران کے عوام کے ساتھ ہیں، انھیں چاہئے کہ آنکھ کھول کر دیکھ لیں کہ ایران عوام کون ہیں۔ وہ چند سو لوگ جنہوں نے ہمارے مایہ ناز شہید کمانڈر کی تصویر کی بے حرمتی کی وہ ایرانی عوام ہیں یا یہ کئي ملین لوگ جو سڑکوں پر موجود ہیں اور دنیا کو اپنے وجود سے آگاہ کرتے ہیں؟ (13) امریکہ کی شر پسند حکومت کی ترجمانی کرنے والے افراد بار بار کہتے ہیں کہ ہم ایران کے عوام کے ساتھ ہیں! آپ جھوٹ بول رہے ہیں! اگر آپ ایران کے عوام کے ساتھ ہوں بھی تو اس لئے ہوں گے کہ اپنا زہر آلود خنجر ایرانی عوام کے سینے میں پیوست کر دیں۔ البتہ اب تک تو آپ کو اس میں کامیابی نہیں ملی ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ آپ کچھ نہیں کر پائیں گے (14)۔ اس معاملے میں ایرانی قوم نے اپنا کارنامہ رقم کیا، اپنی حقیقت کو نظروں کے سامنے پیش کیا، ایرانی قوم نے اپنی فکری بنیادوں اور فکری طریقوں کا مظاہرہ کیا۔ ایرانی قوم نے اپنے سچے جذبات کا مظاہرہ کیا۔ ملک بھر میں انتقام کا جو مطالبہ عوام سے سنا گیا، یہ آواز در حقیقت ان میزائلوں کا ایندھن بنی جنہوں نے امریکی چھاونی کونشانہ بنا کر تہہ و بالا کر دیا (15)۔

یوم اللہ کی اہمیت کے سلسلے میں ایک اور نکتہ بھی قابل توجہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالی حضرت موسی (ع) سے فرماتا ہے کہ وَ ذَکِّرھُم بِاَیّامِ اللہ (۱۶) یعنی ایام اللہ کا لوگوں کے اذہان میں باقی رہنا ضروری ہے۔ کچھ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح کے حساس یوم اللہ فراموش کر دیئے جائیں۔ یہ لوگ دوسری باتیں چھیڑ دیتے ہیں تاکہ شاید اس عظیم الشان یوم اللہ کے ذکر کو حاشیہ اور ایک سائیڈ پر ڈال سکیں۔ ایک اسی طرح کا واقعہ ہوائی جہاز گرنے کا افسوسناک سانحہ تھا۔ اس نے حقیقی معنی میں ہمیں غمزدہ اور غمگین کر دیا۔ عزیز نوجوانوں کو، اپنے بہت اچھے لوگوں کو اسی طرح ان افراد کو جو دوسرے ملکوں کے تھے اور یہاں آئے تھے، کھو دینا بہت تلخ واقعہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن کچھ لوگ امریکی ٹی وی چینلوں اور برطانوی نشریات کی ایما پر اس واقعہ کو اس انداز سے پیش کرنا چاہتے ہیں کہ ان دو عظیم شہیدوں کی شہادت کے نتیجے میں یوم اللہ کا سارا قصہ فراموش کر دیا جائے۔ انھوں نے اپنے خیال میں بڑی کوشش کی کہ لوگ اسے پوری طرح فراموش کر دیں۔ یہ ایسے افراد ہیں جن کے اندر قومی مفادات اور ملکی مفادات کا کوئی بھی درد اور کوئی بھی لگاؤ نظر نہیں آتا۔ حقیقت میں بڑے تعجب کی بات ہے۔ کچھ لوگ تو نئی عمر کے ہیں، جذباتی ہیں، فریب کھا جاتے ہیں، لیکن کچھ لوگ ایسے نہیں ہیں، نوجوان نہیں ہیں، یہ افراد قومی مفادات کو سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں، ان کے فہم و ادراک کے لئے اور ان کی حفاظت کے لئے کچھ کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ان کی زبان سے بھی وہی باتیں نکلتی ہیں جو دشمن چاہتا ہے، ان کے عمل میں بھی وہی چیزیں نظر آتی ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہوائی جہاز گرنے سے جتنی تکلیف ہمیں پہنچی اور جتنا غم ہمیں ہوا، اس سانحے پر ہمارا دشمن اتنا ہی زیادہ خوش ہوا، ہمارے دشمن کو خوشی اور مسرت ہوئیـ اس خیال سے کہ انھیں ایک بہانہ مل گیا ہے اور اس طرح وہ سپاہ پاسداران پر سوالیہ نشان لگا سکیں گے، مسلح فورسز پر سوالیہ نشان لگا سکیں گے، اسلامی جمہوری نظام پر

سوالیہ نشان لگا سکیں گے۔ وہ یہی کرنا چاہتے تھے تاکہ شاید اس عظیم واقعے کو سائیڈ اور حاشیہ پر ڈال سکیں۔ لیکن ان سے غلطی ہوئیـ وَ مَکروا وَ مَکرَ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیرُ الماکِرین (۱۷) انہوں نے شیطنت کی لیکن انھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالی کے دست قدرت کے سامنے ان کی عیاری ناکام ہے، وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ شہید کی تشییع جنازہ کا دن یوم اللہ ہے اور امریکیوں کی فوجی چھاؤنی کو تباہ کرنے کا دن یوم اللہ ہے جو عوام کے ذہنوں سے کبھی نہیں مٹے گا، بلکہ روز بروز ان شاء اللہ اس کی یاد مزید نمایاں ہوتی جائے گیـ

میں یہیں پر ایک بار پھر اس سانحے سے متاثرہ افراد کے ساتھ دل کی گہرائی سے اظہار ہمدردی کرنا چاہتا ہوں، ہم ان کے غم میں برابر کےشریک ہیں۔ ان ماں باپ کا اور ان سوگواروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا دل غم و اندوہ سے پر ہونے کے باوجود دشمن کی سازش اور فریب کا جواب دیا۔ دشمن کی مرضی اور خواہش کے برخلاف موقف اختیار کیا اور بیان دیا۔ اس ہوائی جہاز میں جو لوگ موجود تھے ان میں ایک کی والدہ نے مجھے خط لکھا اور کہا کہ ہم اسلامی جمہوریہ کی حمایت میں کھڑے ہیں، آپ کے اہداف و مقاصد کی حمایت میں کھڑے ہیں۔ یہ کہنے کے لئے شجاعت کی ضرورت ہے، فہم و بصیرت کی ضرورت ہے۔ حقیقت میں ایسے افراد کے سامنے سر تعظیم سے جھکانے کا دل چاہتا ہے۔

میں یہ بھی بتاناچاہتا ہوں کہ ان عظیم واقعات پر پردہ ڈالنے کی غرض سے جو دوسرے اقدامات کئے گئے ان میں ایک اقدام یہی ہے جو تین یورپی حکومتوں نے انجام دیا، برطانیہ کی خبیث حکومت، فرانسیسی حکومت، جرمن حکومت نے۔ ایران کو دھمکی دینا کہ ایٹمی مسئلے کو ہم دوبارہ سلامتی کونسل میں لے جائیں گے۔ البتہ خوشی کا مقام ہے کہ ایرانی حکام نے منہ توڑ جواب دیا، انھیں ٹھوس جواب دیا۔ یہ تین ممالک وہی ہیں جو ہمارے اوپر مسلط کردہ جنگ کے دور میں جہاں تک ممکن تھا صدام حسین کی مدد کرتے تھے۔ جرمنی کی حکومت نے کیمیکل ہتھیاروں کے وسائل اور کیمیکل ہتھیار صدام حسین کو فراہم کئے تھے کہ وہ شہروں اور محاذوں پر کیمیکل حملے کرے۔ ہمارے مجاہدین میں آج تک ان حملوں کے اثرات موجود ہیں۔ فرانس کی حکومت نے ہمارے تیل ٹینکروں کو نشانہ بنانے کے لئے سپر اٹینڈرڈ ہیلی کاپٹر صدام حسین کو فروخت کئےتھے۔ یہ ان کا ماضی کا ریکارڈ ہے۔ برطانوی حکومت ہر اعتبار سے ہمارے دشمنوں کی خدمت میں لگی ہوئی تھی، صدام کی خدمت میں لگی ہوئی تھیـ یہ ایسے لوگ ہیں۔ ان کا ماضی عداوت پر مبنی ہے۔ آج بھی وہ اس انداز سے کام کر رہے ہیں۔ ان کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ میں نے شروع سے کہا، ایٹمی ڈیل سے امریکہ کے نکل جانے کے بعد جب یہ تینوں حکومتیں بار بار بیان دے رہی تھیں، مسلسل مہمل بیان دے رہی تھیں ، تو اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ ان پر ہمیں بالکل اعتماد نہیں ہے۔ یہ کوئی اقدام نہیں کریں گیـ یہ امریکہ کا ساتھ دیں گیـ آج بالکل واضح ہو چکا ہے۔ تقریبا ایک سال گزرنے کے بعد واضح ہو گیا ہے کہ یہ حقیقی معنی میں امریکہ کے نوکر اورفرمانبردار ممالک ہیں، امریکہ کے اشارے پر رقص کرنے والے ممالک ہیں۔ اس کے باوجود ان حقیر حکومتوں کو یہ توقع ہے کہ وہ ایرانی قوم کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر لیں گیـ امریکہ جو آپ کا آقا ہے، آپ کا رہنما ہے، آپ کا مالک ہے وہ تو ایرانی قوم کا کچھ نہیں بگاڑ سکا، تو آپ کی کیا حیثیت ہے کہ آپ ایرانی قوم کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کے بارے میں سوچیں (18)۔ یہ ممالک مذاکرات بھی کرتے ہیں تو اس میں بھی فریب اور مکاری چھپی ہوتی ہے۔ جو افراد مذاکرات کی میز پر نظر آتے ہیں، مذاکرات کی میز پر بیٹھنے والے جنٹلمین در حقیقت وہی بغداد ایئرپورٹ کے دہشت گرد ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بس لباس بدل لیتے ہیں۔ یہ وہی قاتلانہ پنجہ ہے جس پر مخمل کا غلاف جڑھا ہوا ہے، یہ غلاف وہ کبھی اتارکراپنی حقیقت دکھاتے ہیں۔ ان کا باطن وہی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو ناقابل اعتبار ہیں۔

ایرانی قوم اب اس واقعہ سے آشنا ہو چکی ہے۔ اس کی قدر و منزلت سے آگاہ ہو چکی ہے تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ میں مختصر طور پربیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایران کی عزیز قوم کے اندر یہ جذبہ اور حوصلہ ہونا چاہیے کہ خود کو مضبوط اور مستحکم بنائے رکھیں (19)۔ ایرانی قوم کے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ خود کو مضبوط اورمستحکم بنائے۔ ہمیں طاقتور بننے کی کوشش کرنی چاہیے ۔ ہم اہل مذاکرات ہیں۔ البتہ مذاکرات امریکہ سے نہیں، دوسروں سے۔ لیکن کمزور پوزیشن میں مذاکرات نہیں بلکہ مضبوط اور مستحکم پوزیشن میں مذاکرات۔ ملکی معیشت کو مضبوط بنانا چاہیے۔ تیل پر معیشت کا انحصار ختم ہونا چاہیے۔ معیشت کے تیل پر انحصار کی صورت حال سے ہمیں نجات حاصل کرنی چاہیے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں برق رفتار پیشرفت جاری رہنی چاہیے۔ ان تمام چیزوں کے لئے عوام کی مضبوط پشت پناہی اور میدان میں موجودگی ضروری ہے۔ ایرانی قوم اور ملک کے حکام کی ساری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ملک طاقتور بنے، قوم طاقتور بنے۔ اتحاد کے ذریعہ، میدان عمل میں موجودگی کے ذریعے، صبر و استقامت کے ذریعہ، محنت کے ذریعے، سستی اور غفلت سے اجتناب کے ذریعہ، اگراللہ تعالی کی توفیق اور اس کے فضل و کرم سے یہ ہو گیا تو وہ دن دور نہیں کہ ایرانی قوم اس مقام پر پہنچ جائے گی جہاں دشمن دھمکی دینا بند کردےگا ۔ اور اس کی دھمکی سلب ہوجائےگی ۔ (20)۔

بسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ * وَ العَصر * اِنَّ الاِنسانَ لَفی خُسرٍ * اِلّا الَّذینَ ءامَنوا وَ عَمِلُوا الصّالِحاتِ وَ تواصَوا بِالحَقِّ وَ تواصَوا بِالصَّبر. ((۲۱

خطبہ دوم

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

و الحمد اللہ ربّ العالمین و الصّلاۃ و السّلام علی سیّدنا و نبیّنا ابی القاسم المصطفیٰ محمّد و آلہ الطاہرین سیّما علیّ امیرالمؤمنین و حبیبتہ الزّہراء المرضیّۃ و الحسن و الحسین سیّدی شباب اہل الجنّۃ و علیّ بن الحسین زین العابدین و محمّد بن علیّ الباقر و جعفر بن محمّد الصّادق و موسیٰ بن جعفر الکاظم و علیّ بن موسیٰ الرّضا و محمّد بن علیّ الجواد و علیّ بن محمّد الہادی و الحسن بن علیّ الزکیّ العسکری و الحجّۃ بن الحسن القائم المہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین. اوصیکم عباد اللہ بتقوی اللہ.

میں تمام بھائیوں اور بہنوں کو ایک بار پھر قول و فعل میں، رفتار میں، زندگی میں، اختلافات کی صورت میں ان تمام چیزوں میں تقوائے الہی کو مد نظر رکھنے کی سفارش کرتا ہوں۔ تمام امور میں اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کو مد نظر رکھیں۔ میں مختصر طور پر دو باتیں عرض کروں گا اس کے بعد اپنے عرب بھائیوں کی خدمت میں کچھ عرائض پیش کروں گا۔ دو باتیں اختصار کے ساتھ، ایک تو ہوائی جہاز کے سانحے کے بارے میں، میں ایک بار پھر تعزیت پیش کرتا ہوں، اظہار یکجہتی کرتا ہوں۔ اس سانحے میں کچھ ابہامات موجود ہیں۔ میں شکر گزار ہوں سپاہ پاسداران کے کمانڈروں کا جنہوں نے تفصیلات بیان کیں، عوام کے سامنے کچھ چیزوں کی تشریح کی، لیکن اس سانحے کی تحقیقات جاری رہنا چاہیے اور اس طرح کے واقعات کا پوری سنجیدگی کے ساتھ سد باب کیا جانا چاہیے۔ سانحے کے بارے میں مکمل اطلاعات کے حصول تک تحقیقات جاری رکھنا ضروری ہے لیکن اس بھی زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام اور سد باب کے لئے اقدامات پر توجہ مبذول کرنی چاہیے۔

دوسری بات انتخابات کے بارے میں ہے۔ میں انتخابات کے متعلق ان شاء اللہ بعد میں بھی بات کروں گا۔ البتہ آج یہ عرض کرنا ہے کہ میرے عزیز بھائیو اور بہنو! عزیز ملت ایران! ملت ایران کا میدان میں موجود رہنا طاقت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے اور یہ موجودگی مختلف میدانوں میں ہے۔ ان میں ایک میدان انتخابات کا ہے۔ انتخابات میں ایرانی قوم کی شرکت ملک کی حفاظت کی بہترین ضمانت ہے جس کی وجہ سے دشمن پرمایوسی طاری ہوجاتی ہے۔ دشمنوں کی ہر ممکن یہ کوشش ہوتی ہے کہ گوناگوں حیلوں اور بہانوں کے ذریعہ انتخابات کے بارے میں عوام کا جوش و جذبہ ختم کر دیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ عوام پورے جوش و خروش کے ساتھ انتخابات میں شرکت کریں۔ انتخابات کے گوناگوں مسائل کے بارے میں کچھ انتباہات بھی ہیں، زندگی رہی تو آئندہ دنوں میں اس سلسلے میں کچھ عرض کروں گا۔ آج میں بس اس موضوع کا ذکر کرنا چاہتا تھا۔ بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے ، دشمن اس میدان میں اپنی مرضی پوری کرنے یعنی انتخابات میں عوام کی شرکت کو کم رنگ بنانےمیں کامیاب نہ ہونے پائے!

عربی خطبہ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الحمد للہ ربّ العالمین و صلّی اللہ علی محمّد و آلہ الطّاھرین و صحبہ المنتجبین.

أودّ فی ھذہ البرھة الحساسة من تاریخ ھذہ المنطقة أن یکون لی معکم أیھا الإخوة العرب مختصَرٌ من الحدیث.

فی ھذہ الأیام استشھد قائدٌ إیرانی کبیرٌ و شجاعٌ و مجاھدٌ عراقی طافحٌ بروح التضحیة و الإخلاص بأذرعٍ عسکریة أمریکیة و بأمر الرّئیس الإرھابی الأمریکی. ھذہ الجریمة لم تُرتکب فی میدان المواجھة، بل جرت بصورة جبانة لئیمة.

القائد سلیمانی کان ذلک الرّجل الذّی یقتحم الخطوط الأمامیة و یقاتل بشجاعة نادرة فی أخطر المواقع، و کان العاملَ الفاعل فی دحر عناصر داعش الإرھابیة و نظائرھا فی سوریة و العراق.

الأمریکیون لم یجرأوا أن یواجھوہ فی ساحات القتال فعمدوا إلی الھجوم علیہ بنذالة من الجوّ حین کان بدعوة من حکومة العراق فی مطار بغداد و أراقوا دَمَہ الطاھر ھو و رفاقہ، و بذلک امتزج دم أبناء إیران و العراق مرة أخری فی سبیل اللہ سبحانہ و تعالی.

الحرس الإیرانی دَکّ بضربة مقابلة أوّلیة صاروخیة القاعدة الأمریکیة و سحق أبّھة و غطرسة تلک الدولة الظالمة المتکبرة و یبقی جزاؤھا الأساسی و ھو خروجھا من المنطقة.

الشعب الإیرانی فی مسیرات بعشرات الملایین شیّعوا الشھداء فی مختلف المدن بتودیع منقطع النظیر، والشعب العراقی فی مدن عدیدة شیّعوھم بفائق التکریم و الاحترام، کما أعربت شعوبٌ فی بلدان متعددة عن مواساتھا فی اجتماعات صاخبة.

إنّ مساعی مغرضةً هائلة بُذلت لخلق نظرةٍ سلبية بين الشعبين الإيرانی و العراقی. لقد أُنفقت أموال ضخمة و جُنّدَ أفرادٌ لا يشعرون بالمسؤولية فی إيران ضدّ الشعب العراقی، والساحة العراقيةُ شهدَت ضخّاً إعلاميا شيطانياً ضدّ الشعب الإيرانی، غير أنّ هذه الشهادة الكبرى قد أحبَطت كلّ هذه المساعی الشيطانية والوساوس الخبيثة.

ما أريد أن أقوله لكم هو أنّ القدرة الإسلامية، قدرتنا و قدرتكم تستطيع أن تتغلّب على ما تحيط القوى المادية نفسها به من هيبةٍ ظاهرية خادعة. القوى الغربية بالاعتماد على العلم والتقانة، وبالسلاح العسكری، والإعلام الكاذب والأساليب السياسية الماكرة استطاعت أن تهيمن على بلدان المنطقة، و متى ما اضطرّت إلى الجلاء من بلد على إثر نهضة شعبية، فإنّها لا تكفّ قدر ما تستطيع عن التآمر و الاختراق التجسّسی والسيطرة السياسية والاقتصادية، و زرعت الغدة السرطانية الصهيونية فی قلب بلدان غرب آسيا و عَمَدَت إلى وضع بلدان المنطقه فی تهديدٍ مستمر.

بعد انتصار الثورة الإسلامية فی إيران نزلت بالكيان الصهيونی ضرباتٌ شديدة سياسية و عسكرية، و أعقب ذلک سلسلة من الهزائم للاستكبار و على رأسه أمريكا من العراق و سوريا و مروراً بغزّة و لبنان و حتّى اليمن و أفغانستان.

إعلام العدو يتّهم إيران بإثارة حروبٍ بالنيابة، و هذه فريةٌ كبرى، فشعوب المنطقة قد استيقظت، و قدرةُ إيران فی مقاومتها الطّويلة أمام خُبثِ أمريكا قد تركت أثرها فی الجوّ العام للمنطقة و فی معنويات الشعوب. مصير المنطقة يتوقّف على التّحرّر من الهيمنة الاسكبارية الأمريكية وتحرير فلسطين من سيطرة الصهاينةِ الأجانب.

كلّ الشعوب تتحمّل مسؤولية الوصول إلى تحقيق هذا الهدف. على العالم الإسلامی أن يزيل عوامل التفرقة. وحدة علماء الدّين قادرة على أن تكتشف أسلوبَ الحياة الإسلامية الجديدة. و تعاون جامعاتنا من شأنه أن يرتقی بالعلم و التقانة، و بذلک تستطيع أن تضع أساس الحضارة الجديدة. والتّنسيقُ بين وسائل إعلامنا بإمكانه أن يصلح جذورَ الثقافة العامّة. والتلاحم بين قُوانا العسكرية سيبعدُ المنطقة كلّها من الحروب والعدوان. والارتباطُ بين أسواقنا سيحرّر اقتصادَ بلداننا من سيطرة الشركات الناهبة. و تبادل الزيارات بين شعوبنا سيقرّبُ القلوبَ و الأفكار، و يخلقُ روحَ الوحدة و المودّة بينها. أعداؤنا و أعداؤكم يريدون أن يحققوا تقدمَهم الاقتصادی على حساب ثرواتِ بلدانِنا، وأن يبنوا عِزّتَهم على حساب ذُلِّ شعوبنا، و يسجّلوا تفوُّقَهم بثمنِ تفرّقنا. يريدون إبادَتنا على أيدينا. أمريكا تستهدفُ أن تجعلَ فلسطين دونما قدرةٍ على الدفاع أمام الصهاينةِ الظالمين المجرمين، و أن تجعل سوريا و لبنان تحت سيطرة الحكومات التابعة لها و العميلة، و تريدُ العراقَ و ثرواتهِ النفطيةُ بأجمعها مِلكاً لها. و لتحقيق هذا الهدفِ المشؤوم لا تتوانى عن ارتكاب الظلم و العدوان. الامتحانُ العسير الذين مرّت به سوريا والفِتنُ المتواليةُ فی لبنان، والأعمالُ الاستفزازيةُ والتخريبيةُ المستمرة فی العراق نماذجُ لذلک.

الاغتيالُ الصريحُ لأبی مهدی القائدِ الشجاع للحشدِ الشعبی و قائد الحرس الكبير سليمانی نماذجُ نادرةٌ لهذه الفتن فی العراق. هؤلاء يريدون أن يحققوا أهدافهم الخبيثة فی العراق عن طريق إثارة الفتن والحروب الداخلية و بالتالی تقسيم العراق و حذف القوى المؤمنة والمناضلة والمجاهدة الوطنية.

وكنموذج لوقاحتهم فإنهم إذ يلوّحون بأنهم حماة الديمقراطية يصرّحون بكل وقاحة وصلافة، بعد أن صادق برلمان العراق على إخراجهم، أنّهم جاءوا إلى العراق ليبقوا فيه و لن يغادروه.

العالم الإسلامی لا بدّ أن یفتح صفحة جدیدة. الضمائر الیقظة والقلوب المؤمنة یجب أن تُحیی الثقة بالنفس فی الشعوب، و علی الجمیع أن یعلموا أن طریق نجاة الشعوب هو فی التدبیر والاستقامة و عدم الرهبة من العدو.

أسأل الله سبحانه و تعالی أن یشملَ الشعوبَ المسلمة برحمته و نصرته إنه تعالی سمیع مجیب.

أقول قولی هذا و استغفر الله لی و لکم، و السّلام علیکم و رحمةالله. (22)

بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحیم * اِنّا اَعطَیناکَ الکوثرَ * فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انحَر * اِنَّ شانِئَکَ هُوَ الابتَرُ. (23)

والسّلام علیکم و رحمةالله و برکاته

---

1 ۔ سورۂ ابراہیم، آیت نمبر پانچ کا ایک حصہ: اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا (اور کہا) کہ (اےموسیٰ!) تم اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جاؤ اور انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

2 ۔ سورۂ ابراہیم، آیت نمبر پانچ کا ایک حصہ: اور بیشک اس (یاد دہانی) میں ہر صابر و شاکر (انسان) کے لیے نشانیاں ہیں۔

3 ۔ سورۂ ابراہیم، آیت نمبرچھے کا ایک حصہ: اور جب موسی نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب اس نے تمھیں آل فرعون سے نجات دیـ

4 ۔ سورۂ ابراہیم، آیت نمبر سات کا ایک حصہ

5 ۔ سورۂ ابراہیم، آیت نمبر آٹھ، اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور وہ سب لوگ جو زمین میں (رہتے) ہیں کفر کرنے لگیں تو بے شک اللہ (ان سب سے) بے نیاز اور لائق حمد و ثنا ہے۔

6 ۔ سورۂ توبہ، آیت نمبر چالیس کا ایک حصہ، غمگین نہ ہو کہ یقینا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

7 ۔ سورۂ شعراء، آیت نمبر اکسٹھ کا ایک حصہ، یقینا ہم مصیبت میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

8 ۔ سورۂ شعراء، آیت نمبر باسٹھ کا ایک حصہ، ایسا نہیں ہے، بے شک میرے ساتھ میرا اللہ ہے (اور) وہ عنقریب مجھے راہ دکھائے گا۔

۹۔ سورہ شعراء، آیت نمبر ۶۱ کا ایک حصہ ؛ «... ہم یقینا پکڑے جائیں گے۔»...

۱۰۔ سورہ شعراء، آیت نمبر ۶۲ کا ایک حصہ ؛ «... ایسا نہیں ہے، کیونکہ میرا پروردگار میرے ساتھ ہے اور بہت جلد میری رہنمائی کرے گا۔»

۱۱۔ سورہ توبہ، آیت نمبر۴۰ کا ایک حصہ ؛ «... اللہ ہمارے ساتھ ہے۔»...

۱۲۔ حاضرین کی طرف سے نعرہ تکبیر

۱۳۔ حاضرین کے نعرے

۱۴۔ حاضرین کے نعرے

۱۵۔ حاضرین کے نعرے

۱۶۔ سورہ ابراھیم، آیت نمبر ۵ کا ایک حصہ ؛ « ... انھیں اللہ کے دنوں کی یاددہانی کراؤ »

۱۷۔ سورہ آل‌عمران، آیت نمبر ۵۴ ؛ «اور دشمنوں نے مکر و فریب اختیار کیا، تو اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی اور بے شک اللہ ایسی خفیہ تدبیروں میں سب سے بڑھ کر ہے۔

۱۸۔ حاضرین کے نعرے

۱۹۔ حاضرین کے نعرے

۲۰۔ حاضرین کے نعرے

۲۱۔ سورہ عصر ؛ «اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے

عصرکی قسم، یقینی طور پر انسان بڑے نقصان میں ہے،

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح انجام دیتے رہے، ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

22 ۔ بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الحمد اللہ ربّ العالمین و صلّی اللہ علی محمّد و آلہ الطاھرین و صحبہ المنتجبین.

میں خطے کی تاریخ کے اس حساس مرحلے پر عرب بھائیوں سے مختصر طور پر کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ ان

دنوں ایران کے ایک عظیم شجاع کمانڈر اور عراق کے ایک مخلص و بے لوث مجاہد کو ضمیر فروش امریکی فوجیوں اور امریکہ کے دہشت گرد صدر کے حکم پر شہید کر دیا گیا۔ یہ مجرمانہ عمل میدان جنگ میں ہونے والے مقابلے میں نہیں بلکہ نہایت ہی بزدلانہ طریقہ میں انجام دیا گیا۔ شہید سلیمانی وہ شخص تھے جو نہایت ہی بہادری اور شجاعت کے ساتھ فرنٹ لائن پر اور خطرناک ترین جگہوں پر مظلوموں کی حمایت کے لئے پہنچ جاتے تھے اور شجاعت کے ساتھ لڑتے تھے۔ وہ شام اور عراق میں داعش کے دہشت گرد گروہ اور دیگر دہشت گردوں کی شکست کا سب سے مؤثر سبب تھے۔ امریکیوں نے میدان جنگ میں ان کا مقابلہ کرنے کے بجائے بزدلی سے طیارے کے ذریعے اس وقت جب وہ عراقی حکومت کی سرکاری دعوت پر بغداد ایئرپورٹ پہنچے تھے ان پر حملہ کیا اور ان کا اور ان کے ساتھیوں کا پاکیزہ خون بہایا۔ ایک بار پھر ایران اور عراق کے فرزندوں کا خون آپس میں مل گیا اور یہ خون راہ خدا میں بہایا گیا۔

اسلامی جمہوریہ ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے ابھی ایک معمولی جوابی کارروائی کی ہے اور امریکی ایئر بیس کو اپنے میزائلوں سے نشانہ بنایا اور تباہ کیا اور اس ظالم و متکبر حکومت کی ہیبت و آبرو کو خاک میں ملا دیا جبکہ اس کی اصلی سزا علاقے سے اس کی فوجی موجودگی کا مکمل خاتمہ ہے ۔ ایرانی عوام نے کئی ملین کے اجتماع میں جمع ہوکر ان دو عظیم مجاہدین کو بے مثال خراج عقیدت پیش کیا اور انھیں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ الوداع کیا۔ عراق کے عوام نے بھی مختلف شہروں میں بڑے احترام و عقیدت سے ان کی تشییع جنازہ میں شرکت کی جبکہ کئی ملکوں میں عوام نے اپنے پرجوش اجتماعات میں اپنے جذبات اور محبت کا اظہار کیا۔

ایران اور عراق کے عوام کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور بد ظن کرنے کی خبیثانہ کوششیں تو بہت کی گئیں، درہم و دینار پانی کی طرح بہائے گئے، غیر ذمہ دار قسم کے افراد کو استعمال کیا گیا، ایران میں عراقی قوم کے خلاف اور عراق میں ایرانی قوم کے خلاف شیطانی پروپیگنڈہ کیا گیا۔ اس عظیم شہادت نے ان تمام شیطانی کوششوں اور شیطانی وسوسوں پر پانی پھیر دیا اور غیر مؤثر بنادیا۔

آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلامی طاقت، ہماری اور آپ کی طاقت بدعنوان مادہ پرست طاقتوں کی ظاہری ہیبت کو مغلوب کر سکتی ہے۔ مغربی طاقتیں سائنس و ٹیکنالوجی کی مدد سے، فوجی ہتھیاروں، جھوٹے پروپیگنڈے اور مکر و فریب پر مبنی سیاست کے ذریعہ اس علاقے کے ممالک پر مسلط ہو گئیں اور جب تک کسی ملک میں عوامی تحریک کی وجہ سے انھیں باہر نکلنے پر مجبور نہیں ہونا پڑا تب تک انھوں نے جہاں تک ممکن ہوا سازشوں، انٹیلیجنس اثر و رسوخ اور سیاسی و اقتصادی تسلط جاری رکھا، مہلک سرطان یعنی صیہونی حکومت کو مغربی ممالک کے قلب میں جاگزیں کر دیا اور اس علاقے کے ممالک کے لئے دائمی خطرہ پیدا کر دیا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی فتح کے بعد غاصب حکومت پر سخت سیاسی و عسکری ضربیں پڑیں اور اس کے بعد تو استکباری قوتوں میں اور ان میں سر فہرست امریکہ کی عراق اور شام سے لیکر غزہ و لبنان تک اور افغانستان سے لیکر یمن تک یکے بعد دیگرے ناکامیوں اور شکستوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ دشمن کے ذرائع ابلاغ ایران پر نیابتی جنگ کا الزام لگاتے ہیں، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ علاقے کی قومیں بیدار ہو چکی ہیں۔ علاقے کا مستقبل یہ ہے کہ اسے امریکہ کے استعماری تسلط سے نجات ملے گی اورمقبوضہ فلسطین میں باہر سے آنے والے صہیونیوں کی حکمرانی کا خاتمہ ہوگا اور فلسطین کو آزادی ملے گیـ

قوموں کی ہمت اتنی بلند و بالا ہونی چاہیے تاکہ وہ اس منزل مقصود تک جلد از جلد پہنچ سکیں۔ عالم اسلام کو چاہیے کہ اختلافات کے علل و اسباب کو ختم کرے۔ علمائے دین کا اتحاد جدید اسلامی طرز زندگی کے لئے اسلامی راہ حل تلاش کر سکتا ہے۔ ہماری یونیورسٹیوں کے باہمی تعاون سے سائنس و ٹیکنالوجی کو فروغ ملے گا اور جدید تمدن کی بنیادیں قائم ہوں گیـ ہمارے ذرائع ابلاغ کی ہم آہنگی سے ہماری عمومی ثقافت کی بنیادی طور پر اصلاح ہو سکے گیـ ہماری مسلح فورسز کا باہمی رابطہ پورے علاقے کو جنگ اور جارحیت سے محوظ بنا سکتا ہے۔ ہمارے بازاروں کے رابطے ہماری معیشتوں کو بیرونی کمپنیوں کے تسلط سے آزاد کر سکتے ہیں۔ ہمارے عوام کی ایک دوسرے کے ملکوں میں آمد و رفت سے ہم آہنگی و ہم فکری اور وحدت و دوستی کا ماحول پیدا ہوگا۔ ہمارے اور آپ کے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ اپنی معیشت کو ہمارے ملکوں کے وسائل و ذخائر سے، اپنے وقار کو ہماری قوموں کی ذلت و رسوائی کے ذریعے اور اپنی بالادستی کو ہمارے باہمی اختلاف اور تفرقہ سے یقینی بنائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں اور آپ کو ایک دوسرے کے ذریعہ نابود اور برباد کردیں۔

امریکہ سفاک اور جرائم پیشہ صہیونیوں کے مقابلے میں فلسطینوں کو نہتا رکھنا چاہتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ شام اور لبنان اس کے اشارے پر کام کرنے والی حکومتوں کے زیر اقتدار رہیں اور عراق اور اس ملک کی تیل کی دولت امریکہ کے اختیار میں رہے۔ امریکہ اپنے مکروہ اور منحوس اہداف کو حاصل کرنے کے لئے بڑے سے بڑا ظلم اور فساد برپا کرنے پر آمادہ ہے۔ شام کا کئی سال پر محیط سخت امتحان، لبنان میں مسلسل فتنہ، عراق میں دائمی کشیدگی اور تخریبی کارروائیاں اس کی مثالیں ہیں۔

عراق کی رضاکار فورس " حشد الشعبی " کے شجاع کمانڈر شہید ابو مہدی اور سپاہ پاسداران کے عظیم کمانڈر شہید سلیمانی کو کھلے عام دہشت گردانہ کارروائی میں قتل کیا جانا، عراق میں جاری امریکی فتنہ پروری کا ایک نمونہ ہے۔ وہ عراق میں اپنا منحوس منصوبہ فتنہ پیدا کرکے، خانہ جنگی شروع کرواکے، آخرکار عراق کو تقسیم کرکے اور مومن، مجاہد اور محب وطن فورسز کو ختم کرکے پورا کرنا چاہتا ہے ۔ ان کی بے شرمی کا نمونہ یہ ہے کہ عراق کی پارلیمنٹ میں امریکی فوجیوں کو باہر نکالنے کا بل پاس ہونے کے بعد انھوں نے جو خود کو جمہوریت کا پشت پناہ ظاہر کرتے تھے، تمام تکلفات کو چھوڑ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم عراق میں ٹھہرنے کے لئے آئے ہیں، یہاں سے نہیں جائیں گے۔

دنیائے اسلام کو اب ایک نئی تاریخ رقم کرنی چاہیے ۔ بیدار ضمیر مومنوں کو قوموں کے اندر خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے اور سب یہ جان لینا چاہیے کہ قوموں کی نجات کا واحد راستہ حکمت عملی، تدبیر، استقامت اور دشمن سے خوفزدہ نہ ہونے میں ہے۔ اللہ تعالی مسلمانوں پراپنی رحمت نازل فرمائے اور ان کی مدد اورنصرت فرمائے۔

و السّلام علیکم و رحمۃاللہ.

23۔ سورہ کوثر ؛ " اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔ ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔ تو آپ اپنے پروردگار کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی دیجئے۔ آپ کا دشمن خود مقطوع النسل ہوگا۔"